Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز بدھ

ایڈیٹر

خطبہ نمبر ۵

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۹ ذوالحجہ ۱۳۹۱ھ ۲۶ صلح ۱۳۵۱ ہش ۲۶ جنوری ۱۹۷۲ء | نمبر ۲۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۵ صلح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۴ صلح کی رپورٹ مظہر ہے کہ

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہر لحہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

ربوہ ۔ ۲۵ صلح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے ۔

احباب جماعت دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آپکو صحت و عافیت کے ساتھ تا دیر سلامت رکھے آمین

محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر سابق ایڈیٹر الفضل کی طبیعت زیادہ خراب ہوگئی ہے آپ کو فضل عمر ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے ۔ احباب خاص توجہ سے آپ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

مکرم ہدایت اللہ خانصاحب آف چارسدہ (سرحد) کی بیٹی عزیزہ سلمیٰ جو جماعت دہم کی طالبہ تھی ، اچانک بیمار ہو کر وفات پاگئی ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔

مرحومہ بہت سعید اور قابل لڑکی تھی ۔ مڈل کے امتحان میں وظیفہ حاصل کیا تھا ۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو بلند درجات عطا کرے اور والدین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے ۔

بشیر احمد رفیق (پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ)

جزائر فجی کے ایک مخلص احمدی کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ نادی (NADI) (فجی) کے پریذیڈنٹ مکرم جناب محمد جان خانصاحب ۲ اور ۳ جنوری ۱۹۷۲ء کی درمیانی شب کو انتقال فرما گئے ۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے ۔ اور جنت الفردوس میں جگہ دے نیز آپ کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ہر دم ان کا حافظ و ناصر ہو ۔ آمین ۔

(وکالتِ تبشیر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حمدِ الٰہی کو کمال تک پہنچا دیا حتیٰ کہ آپ اسی میں فنا ہو گئے

یہ وہ مرتبہ اور درجہ ہے جو بجز آپ کے اور کسی کو بھی عطا نہیں ہوا

" نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روح نے خدا تعالیٰ کی وہ تعریف کی جو کوئی فکر اُس کے بھیدوں تک نہیں پہنچ سکتا اور کوئی آنکھ اُسکے نوروں کی حدود کو پا نہیں سکتی ۔ آپؐ نے خدا کی تعریف کو کمال تک پہنچایا یہانتک کہ آپ اُس کے ذکروں میں گُم اور فنا ہو گئے ۔ اور آپؐ کے اس قدر تعریف کرنے اور خدا تعالیٰ کو قابلِ تعریف ٹھہرانے کا سرّ یہ تھا کہ خدا تعالیٰ نے متواتر اور پے در پے آپؐ پر اپنے فضل نازل کئے اور وہ عنایت آپؐ کے شاملِ حال کی کہ جس نے ایک طرفۃ العین بھی آپؐ کو اپنی کوشش اور سعی کا محتاج نہ کیا یہانتک کہ وجہ اللہ نے آپؐ کے دل کو چیر کر اپنا دخل اُس میں کیا اور اپنی محبّت میں اسکو یگانہ بنایا ۔ پس محسنِ حقیقی کی تعریف کے لئے آپؐ کے دل نے جوش مارا اور خدا تعالیٰ کی تعریف آپؐ کی دلی مُراد ہو گئی اور یہ وُہ مرتبہ ہے کہ بجز آپؐ کے رسُولوں اور نبیوں اور ابدالوں اور ولیوں میں سے کسی کو عطا نہیں ہُوا

.... اسی وجہ سے کوئی نبی یا رسول پہلے نبیوں اور رسولوں میں سے احمدؐ کے نام سے موسوم نہیں ہُوا ۔ کیونکہ ان میں سے کسی نے خدا کی توحید اور ثناء ایسی نہیں کی جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ۔ .... پس کامل طور پر بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی مہدی نہیں ۔ اور نہ کامل طور پر بجز آنجنابؐ کے کوئی احمدؐ ہے "

(نجم الہدیٰ صٓ)

تقرر ڈائریکٹرز وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ برائے سال ۱۳۵۱ ہش ۱۹۷۲ء

احباب جماعت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل احباب کا تقرر بطور ڈائریکٹرز وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ۔ ربوہ (ممبران مجلس وقفِ جدید) برائے سال ۱۳۵۱ ہش (۱۹۷۲ء) فرمایا ہے :-

(۱) محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقفِ جدید ۔ ربوہ
(۲) " مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب فاضل ۔ ربوہ
(۳) " ابوالعطاء صاحب فاضل ۔ ربوہ
(۴) " شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ ۔ لائل پور (صدر مجلس)
(۵) " مظفر احمد صاحب ظفر ایڈووکیٹ ۔ لائل پور
(۶) " رائے برکت اللہ صاحب منگلا ۔ ایڈووکیٹ ۔ سرگودھا
(۷) " چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ ۔ گوجرانوالہ

(سیکرٹری وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ۔ ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

جو قوم خدا تعالیٰ کی عطا کردہ تمام صلاحیتوں اور استعدادوں کو اپنے دائرۂ استعداد کی آخری حد تک پہنچا دیتی ہے وہ اپنی نجات کی معراج تک پہنچ جاتی ہے

اگر پاکستان کے تمام شہری اپنی صلاحیتوں کو اپنی انتہا تک پہنچا دیں تو ہمارا ملک تمام دُنیا سے آگے نکل جائیگا

پاکستان میں بسنے والے احمدی اگر اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں تو ہمارے مُلک کی کایا پلٹ جائیگی

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۱۴؍ صلح ۱۳۵۱ ہش (۱۴؍ جنوری ۱۹۷۲ء) بمقام مسجد مبارک ربوہ

(مرتبہ:- مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-
ایک انسان کی

اصل دولت

اس کی خداداد صلاحیتیں ہیں اور ایک قوم کی اصل دولت اس قوم کے افراد کی صلاحیتوں کے مجموعہ کا نام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی ہر مخلوق میں اپنی صفات کے جلوے رکھے ہیں اور اسکی صفات کے جلوے سب سے زیادہ ہمیں انسانی وجود ہی میں نظر آتے ہیں۔ اسی لئے انسان کو اشرف المخلوقات کہا جاتا ہے۔

ہمیں مختلف قوتیں مختلف اندازوں کے مطابق انسان میں نظر آتی ہیں۔ اصولی طور پر یہ قوتیں اور

استعدادیں چار قسموں کی ہوتی ہیں

(۱) جسمانی (۲) ذہنی (۳) اخلاقی اور (۴) روحانی۔ میں آج کی اِس گفتگو میں ان سب قوتوں اور استعدادوں کو صلاحیتوں کا نام دُوں گا۔

پس فردِ واحد کی دولت اُسکی صلاحیتیں ہوتی ہیں اور ہمیں صلاحیتوں کے متعلق یہ نظر آتا ہے کہ وہ بالغ شکل میں انسان میں نہیں پائی جاتیں بلکہ وہ درجہ بدرجہ بڑھتی ہیں اور اِس تدریجی نشوونما میں بہت سے عوامل اُن پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

بہرحال اصول یہ ہے کہ انسان کو جو صلاحیت ملتی ہے، وہ تدریجی طور پر نشوونما پاتی ہے۔ مثلاً انسان اپنی کچھ نشوونما ماں کی گود میں اور کچھ نشوونما باپ کی تربیت سے حاصل کرتا ہے اور اُسکی کچھ نشوونما اچھے ماحول کے اچھے اثرات سے ہوتی ہے اور اُس کی بہت کچھ نشوونما اُس کی اپنی کوشش اور جد وجہد پر منحصر ہوتی ہے۔

بہرحال صلاحیت ایک بیج ہوتا ہے جسکی شکلیں اور اُسکے مختلف پہلو آہستہ آہستہ UNFOLD (اَن فولڈ) ہوتے ہیں یعنی ہمارے سامنے آتے ہیں۔ گویا پہلے وہ چھپی ہوئی چیزیں تھیں جو بعد میں سامنے آ گئیں۔

اصولی طور پر صلاحیت ایک دولت ہے اِس زندگی کی بھی اور اُس زندگی کی بھی۔ مثلاً دو ڈاکٹر ہیں۔ اب اُن کی فطرت اور طبیعت کا میلان اور ذہنی رُجحان طِب کی طرف تھا۔ اُنھوں نے ایک دوسرے کے مقابلے پر آکر محنت کی۔ پھر وہ پاس ہو گئے۔ پھر انھوں نے پریکٹس شروع کر دی۔ چنانچہ وہ مالدار بن گئے۔ دیکھو ایک ڈاکٹر کی دولت اُسکی طبی صلاحیت کا نتیجہ ہے۔ لیکن اِس میں ہمیں ایک اور چیز بھی نظر آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر شخص محدود صلاحیتیں رکھتا ہے اور یہ چیز حد باندھنے والے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف رہنمائی کرنے والی ہے۔ ہر شخص کی

صلاحیتوں کا دائرہ

ایک جیسا نہیں ہوتا۔ ہر شخص کی صلاحیتوں کا دائرہ مختلف ہوتا ہے۔

مثلاً طبی میدان میں ہی دیکھو۔ ایک ڈاکٹر ہے، وہ دس ہزار روپے ماہوار کماتا ہے اور اسی کی کلاس میں پڑھا ہوا اس کا ایک دوسرا ساتھی اور دوست ڈاکٹر ہے جو ہمیشہ روتا رہتا ہے۔ کہتا ہے میں تو بھوکا مر رہا ہوں میری آمدنی کافی نہیں ہے۔ میں اپنی پُوری کوشش کے باوجود ہزار روپے کما رہا ہوں۔

پس یہ تفاوت دراصل اِس واسطے ہے کہ حد باندھنے والا اللہ تعالیٰ تھا اور اُس نے ہر ایک ڈاکٹر کی صلاحیت کا ایک دائرہ بنا دیا ہے اور فرمایا ہے کہ تم اس سے آگے نہیں جاؤ گے۔ اس سے آگے جانا تمہارے لئے ممکن ہی نہیں۔ اِس کو ہم دائرہ استعداد بھی کہتے ہیں لیکن جیساکہ میں نے بتایا ہے میں ساری قوتوں اور استعدادوں کو صلاحیت کے نام سے ذکر کروں گا۔ پس ہر ایک آدمی کا ایک دائرہ صلاحیت ہوتا ہے اور وہ اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ لیکن دائرہ صلاحیت سے ورے ورے رہ سکتا ہے اور یہیں انسان اپنے اوپر ظلم کرتا ہے جس سے قومیں تباہ ہو جاتی ہیں۔ اگر کوئی فرد اپنی صلاحیتوں کی نشوونما کو اپنے دائرہ استعداد کی آخری حد تک پہنچا دیتا ہے تو وہ اپنی

نجات کی معراج

تک پہنچ جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ اپنی صلاحیتوں کو نشوونما کے کمال تک نہیں پہنچاتا تو وہ بڑا بدقسمت ہے۔ اُسے تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے کسی میں یہ صلاحیت رکھی ہو کہ وہ رات کے اندھیروں میں چھ گھنٹے اپنے ربّ کے حضور دُعائیں کرنے کے باوجود اپنی دن کی ذمہ داریوں میں کوتاہی نہیں ہونے دیتا۔ تو ایسا انسان اگر چھ گھنٹے کی بجائے چار گھنٹے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گذارتا ہے تو وُہ اپنے دائرہ استعداد کی انتہا کو نہیں پہنچا۔ اُس نے اپنے اوپر ظلم کیا۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے جو ایک تہائی زائد انعام لے سکتا تھا اس سے اُس نے خود کو محروم کر دیا۔ اگر کوئی قوم ایسی ہو کہ اس کے سارے شہری، اس میں بسنے والے سب افراد اپنی صلاحیتوں کو اپنے اپنے دائرہ استعداد کی آخری حدود تک پہنچا دیں تو اس سے زیادہ کامیاب اور اس سے زیادہ شاندار نتائج دکھانے والی دُنیا میں اور کوئی قوم نہیں ہو سکتی۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے پر جب ہماری نگاہ پڑتی ہے، تو (یہ تو درست ہے کہ اُس وقت بھی منافق تھے اور کمزور ایمان والے بھی تھے۔ لیکن) ہم دیکھتے ہیں کہ اُس وقت بڑی بھاری اکثریت ایسی تھی جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور تربیت میں اپنی صلاحیتوں کی نشوونما کو اپنی استعدادوں کے دائرہ کی جو آخری حد تھی، وہاں تک پہنچا دیا تھا۔ چنانچہ وہ قوم جو شروع میں مُٹھی بھر تھی اور جس کا دُنیا کی آبادی کے لحاظ سے کوئی شمار تھا اور نہ اُن کی کوئی حقیقت تھی، اُنہوں نے جب کسریٰ سے ٹکر لی۔ اُس وقت حضرت خالد بن ولیدؓ کے پاس اٹھارہ ہزار فوج تھی۔ تھے تو وُہ اٹھارہ ہزار مگر وہ ایسے

تربیت یافتہ افراد

تھے جنہوں نے اپنے دائرۂ استعداد کی انتہا کو پا لیا تھا (جس کو میں نجات کی معراج کہتا ہوں) اسلئے اُنہوں نے لاکھوں کی تعداد میں اور دُنیوی اموال کی کثرت رکھنے والوں کے مقابلے میں اپنی برتری کو ثابت کیا جس کا مطلب یہ ہے کہ جو ایران کے باشندوں کی مجموعی صلاحیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھی، باوجود اس کے کہ وہ لاکھوں کی تعداد میں تھے مگر اُن کی مجموعی صلاحیت مسلمانوں کی صلاحیت کے مجموعہ سے کم تھی ورنہ مسلمان کبھی کامیاب نہ ہوتے۔ پس جو قوم ایسی ہو کہ اس کے افراد خداداد صلاحیتوں کی نشوونما اپنے دائرہ کے اندر انتہا کو پہنچا دیں تو اس سے زیادہ کامیاب اور زیادہ خوبصورت اور حسین اور کوئی قوم نہیں ہو سکتی۔ غرض یہ صحابہ رضوان اللہ علیہم ایک ایسی قوم تھی جس میں ہمیں یہ خوبی نظر آتی ہے۔

اگر کوئی شخص اپنے دائرہ استعداد سے نصف درجے رہ جاتا ہے یا دو تہائی دورے رہ جاتا ہے اس لکیر سے جو اس کے دائرہ کو معین کر رہی ہے تو وہ ناکام ہو جاتا ہے۔ اگر وہ نصف تک رہ جاتا ہے تب بھی ناکام ہو گیا اور اگر وہ ۸۰ فی صد کی حد تک پہنچ جاتا ہے تب بھی وہ ایک لحاظ سے ناکام ہو گیا۔ ہماری یونیورسٹیاں ۳۳ فی صد نمبر لینے والوں کو پاس کر دیتی ہیں۔ اس لئے مَیں نے یہ مثال دی ہے تاکہ بچے بھی سمجھ جائیں۔ جو فرد اپنے دائرہ استعداد کے ایک تہائی تک بھی نہیں پہنچا وہ فیل ہے۔ اگرچہ یہ غلط معیار ہے لیکن بہرحال وہ اس معیار کے مطابق فیل ہے۔ ہمارا بچہ بھی اس کو سمجھ جائے گا کہ جس لڑکے نے ۳۰ فی صد نمبر لئے وہ ناکام ہو گیا۔ اسی طرح جس قوم کے ۲۵ فی صد افراد نے اپنی صلاحیتوں کی ۸۰ فی صد نشوونما کی وہ قوم ہلاک ہو گئی۔

غرض نجات کی معراج صلاحیتوں کی نشوونما کو انتہا تک پہنچانا ہے۔ یہ انسان کی دولت ہے۔ یہ مادی دولت بھی ہے۔ یہ ذہنی دولت بھی ہے۔ یہ اخلاقی دولت بھی ہے اور یہ روحانی دولت بھی ہے۔ اگر

پاکستان کے سارے شہری

اپنی اپنی استعداد کے دائرہ کے اندر اپنی صلاحیتوں کی نشوونما کو اپنی انتہا تک پہنچا دیں تو ہمارا ملک دُنیا کے امیر ترین ملکوں میں سے ہو جائے گا اور دُنیا کے حسین ترین ملکوں میں سے بھی ہو جائے گا۔ کیونکہ اخلاقی لحاظ سے بھی ہم ایک ایسی مذہبی جماعت ہیں جس کا اسلام کے ساتھ تعلق ہے اس لئے اگر ہماری ذہنی اور ہماری اخلاقی اور ہماری روحانی نشوونما ہو گی تو مادی نشوونما کے لحاظ سے اور مادی دولت کے لحاظ سے امریکہ بھی ہمارا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ روس بھی ہمارا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ اور چین بھی ہمارا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ کیونکہ اگرچہ یہ قومیں دُنیوی لحاظ سے بڑی آگے نکل چکی ہیں۔ لیکن مَیں نے بڑا غور کیا ہے اور بالآخر میں اس نتیجہ پہ پہنچا ہوں کہ وہ ابھی بحیثیت مجموعی اپنے دائرہ استعداد کی انتہا تک نہیں پہنچے۔ یعنی مادی لحاظ سے بھی، ذہنی لحاظ سے بھی، اخلاقی لحاظ سے بھی اور روحانی لحاظ سے بھی اپنی نشوونما کے کمال تک نہیں پہنچے۔ اخلاقی اور روحانی لحاظ سے تو وہ بہت ہی پیچھے ہیں لیکن جسمانی اور ذہنی لحاظ سے بھی اپنے دائرہ استعداد کی انتہا تک نہیں پہنچے۔ اگر اُن کے مقابلے میں پاکستان بحیثیت مجموعی اپنے دائرہ استعداد کی انتہا کو پہنچ جائے تو وہ ان ملکوں سے آگے نکل جائے گا۔ ہم نے اگر سو میں سے دس نمبر لئے اور انہوں (یعنی امریکہ، روس، چین وغیرہ) نے سو میں سے پچاس نمبر لئے تو اس لحاظ سے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ ہم سے بہت آگے ہیں۔ وہ ہم سے پانچ گنا آگے ہیں۔ لیکن اگر ہمارے اندر اللہ تعالیٰ نے دس کی بجائے سو نمبر لینے کی صلاحیت رکھی تھی اور ہم یہ سو نمبر حاصل کر لیں تو گویا ہم اُن سے دوگنا آگے نکل گئے۔

پس انسان کی اصل دولت اس کی صلاحیت ہے یعنی وہ قوتیں اور استعدادیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو دی ہیں۔ یہی اصل دولت ہے۔

اب ایک قوت ہے جو مٹی سے کھیل رہی ہے۔ اور ہم اس کو زراعت کہتے ہیں۔ ایک انسان کی قوت ہے جو سونے سے کھیل رہی ہے۔ ہم اس کو سنار یعنی زیور بنانے والا کہتے ہیں۔ اور وہ اس کے ذریعہ پیسے کما رہا ہوتا ہے۔ ایک قوت ہے سرجری یعنی جراحی کی۔ مثلاً ایک ڈاکٹر ہے۔ وہ اپنے اوزار پکڑتا ہے۔ اس کے جسم کی بھی اور ذہن کی بھی ایسی نشوونما ہوتی ہے (بہت سی قوتیں مل کر اس دُنیا میں کام کرتی ہیں) کہ جس وقت وہ چاقو چلاتا ہے تو ایک سیدھی لکیر کھینچتا ہے۔ ذرا بھی اِدھر اُدھر نہیں ہوتا۔ لیکن اس کے مقابلے پہ ایک دُوسرا ڈاکٹر تھا جس میں پُوری طاقت تھی لیکن وہ اپنے علم میں نہیں بڑھا اور اپنی صلاحیت کی صحیح نشوونما نہیں کی وہ اپریشن کرتا ہے گُردے کا، تو ساتھ ہی دو تین اور جگہ زخم لگا جاتا ہے اس واسطے کہ اس کی صلاحیت کی پوری نشوونما نہیں ہو پائی اور اسی قسم کے جو کام ہیں اُن میں تو کسی

زندہ قوم

کو سو فی صد صلاحیت سے کم پر راضی نہیں ہونا چاہیئے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ بعض دفعہ میں سمجھانے کے لئے مذاق میں بات کرتا ہوں تو وہ حیران ہو جاتے ہیں۔ مثلاً اگر ہمارا لاہور کا طبی کالج چالیس فی صد نمبروں پر لڑکوں کو پاس کرتا ہے تو وہاں سے ایک فارغ التحصیل ڈاکٹر اگر پانچ میں سے تین مریضوں کو نااہلیت کی بناء پر مارتا ہے تو آپ اس پر الزام نہیں لگا سکتے۔ وہ آرام سے کہہ دے گا کہ مجھے چالیس فی صد نمبر دے کر پاس کیا گیا تھا۔ دیکھو میں اب بھی پاس ہوں۔ میرے چالیس فی صد مریض اچھے ہو رہے ہیں۔ تم نے میری ساٹھ فی صد جو خامی تھی، اس کو جب نظر انداز کیا تھا تو جو ساٹھ فی صد مریض مر رہے ہیں، ان کو نظر انداز کرنے کے لئے کیوں تیار نہیں ہوتے۔ پس اس قسم کے جو کام ہیں اُن میں عقل ہمیں یہی کہتی ہے کہ سو فی صد نتیجہ ہونا چاہیئے۔

اسی طرح ایک انجنیئر ہے۔ آپ نے اس کو چالیس فی صد نمبر دے کر پاس کر دیا۔ وہ پانچ مکان بناتا ہے جن میں سے دو کی چھتیں قائم رہتی ہیں اور تین مکانوں کی چھتیں گر جاتی ہیں۔ مگر آپ اُسے کچھ نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ کہے گا میں پاس ہوں۔ مجھے اسی معیار کے مطابق نمبر دے کر پاس کیا گیا تھا۔ اگر تین مکانوں کی چھتیں گر گئی ہیں تو مجھ پر الزام نہیں بلکہ اس ادارے پر الزام ہے جس نے پاس کیا تھا۔

بہرحال یہ مثال میں اس لئے دے رہا ہوں کہ بعض صلاحیتیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ اگر ان کی نشوونما سو فی صد نہ ہو تو وہ قوم کے لئے نقصان دہ بن جاتی ہیں۔ گو بعض صلاحیتیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ اگر اُن کی نشوونما پچاس فی صد ہو تو اس طرح کا نقصان نہیں ہوتا، البتہ یہ نقصان ضرور ہوتا ہے کہ اُس کے ذریعہ جو قومی دولت کا پچاس فی صد اور اضافہ ہونا تھا اس سے قوم محروم ہو گئی۔

پس صلاحیتوں کا ایک دائرہ ہوتا ہے اور اس دائرے سے انسان آگے نہیں جا سکتا۔ اس میں تو کوئی شک نہیں لیکن اس دائرے تک پہنچ سکتا ہے۔ تبھی وہ صلاحیت کا دائرہ بنا اور اس سے کم بھی رہ سکتا ہے اور جو کمی ہے وہ اس فرد اور اُس کی قوم کے نقصان کا باعث بنتی ہے۔

یہ سوچ کر بڑی شرم آتی ہے کہ جس قوم کو یا جس اُمت کو اس قسم کی حسین تعلیم دے کر ان مسائل کو واضح کیا گیا تھا وہ اس مادی دنیا میں مادی دولت اور ذہنی دولت اور ذہنی نشوونما کے لحاظ سے چین یا امریکہ یا روس یا یورپ سے پیچھے رہ گئی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے ابھی بتایا ہے آپ اُن سے آگے بڑھ سکتے ہیں اس لئے کہ (یہ میری خوش فہمی ہی نہیں بلکہ مَیں سمجھتا ہوں کہ) یہ قومیں بھی بحیثیت مجموعی اپنے اپنے دائرہ استعداد یا دائرہ صلاحیت کی آخری حد سے ابھی ورے ہیں۔ ابھی اس لکیر تک نہیں پہنچیں جو اس دائرے کو معین کرتی ہے۔ اگر آپ اُس آخری حد تک پہنچ جائیں تو آپ اُن سے آگے نکل جائیں گے۔ اس واسطے

اُمّتِ محمدیّہ کی زندگی

میں لغو کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝

(المومنون: ۴)

جس کے ایک یہ معنے بھی ہیں کہ یہ اُمت اور اس کے افراد ہر اس کام سے اجتناب کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں صلاحیت کی حقیقی اور کامل نشوونما میں روک پیدا ہوتی ہو۔

اب موجودہ چین ہم سے آگے نکل گیا ہے حالانکہ اس کا وجود پاکستان سے کم عمر ہے۔ ہم نے ۱۹۴۷ء میں آزادی حاصل کی تھی اُنہوں نے غالباً ۱۹۴۸ء یا ۱۹۴۹ء میں آزادی حاصل کی تھی۔ وہ ملک ہم سے سال دو سال چھوٹا ہے۔ مجھے صحیح طور پر تو یاد نہیں لیکن یہ میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اس کی عمر ہمارے ملک سے چھوٹی ہے۔ لیکن ہم سے وہ مادی اور ذہنی لحاظ سے آگے نکل گیا ہے اور یہ اس لئے ہوا کہ خدا تعالیٰ نے ایک مسلمان کو یہ نہیں فرمایا تھا کہ اگر تُو کوشش نہیں کرے گا تب بھی میں تیری صلاحیتوں کی نشوونما کر دوں گا اور ایک غیر مسلم کو اُس نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ تیری نشوونما تیری کوشش کے باوجود دائرہ استعداد کے قریب سے قریب تر نہیں ہو گی۔ یہ دُنیا کا قانون ہے۔ یہ قانونِ قدرت اور قانونِ فطرت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ قانون بنایا ہے کہ جو شخص اپنی صلاحیتوں کے نُور کو اُجاگر کرنے کی انتہائی کوشش کرے گا، وہ منور ہو جائے گا۔

یہ زندگی صرف مادی اور ذہنی ہی نہیں بلکہ دنیا میں اخلاقی اور روحانی زندگی بھی ضروری ہے اور اخلاقی اور روحانی لحاظ سے (جیسے بھی ہم ہیں) پھر بھی وہ ہم سے پیچھے ہیں۔ لیکن اُنہوں نے جس صلاحیت یا صلاحیت کے جس میدان میں (اور میں نے بتایا ہے کہ یہ چار میدان ہیں) کوشش کی اس میں وہ ہم سے آگے نکل گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیونکہ یہ

خدا تعالیٰ کا قانون

ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ قانون نہیں ہے کہ اگر تم صحیح وقت پر گندم نہ بھی بیجو تب بھی تمہارے اسلام کی طرف منسوب ہونے کے نتیجہ میں تمہارے کھیتوں میں گندم اُگ آئے گی کبھی آپ گندم کا بیج مارچ یا اپریل میں لگا کر تو دیکھیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ اُس نے تمہارے اندر جو صلاحیتیں رکھی ہیں اگر تم ان کو نشوونما کے لئے اسی کے بتائے ہوئے طریق پر کوشش کرو گے تو اس کا نتیجہ نکلے گا۔ ان صلاحیتوں کے نتائج نکلنے کے لئے یہ ساری دنیا بنی ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ اس عالمین کو تمہارے لئے مسخر کر دیا گیا ہے۔ زمین کو مسخر کیا کہ وہ تمہارے لئے اناج اُگائے اور تمہارے لئے کپڑوں کا سامان پیدا کرے یا تمہارے لئے چکنائی کا سامان پیدا کرے یا تمہارے لئے ایندھن کا سامان پیدا کرے وغیرہ وغیرہ۔ ہم زمین سے ہزاروں اشیاء حاصل کر رہے ہیں اور پھر بھی ہم نے کبھی غور نہیں کیا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی کتنی حمد کرنی چاہیئے۔

غرض یہ اسی تسخیر کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دُنیا کی ہر چیز کو ہمارے کام میں لگا دیا ہے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے ایک مسلمان کو تو یہ بھی فرمایا تھا کہ اُس نے تمہارے لئے یورینیم کو مسخر کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس کے متعلق مسلمانوں کو بڑی وضاحت سے فرمایا تھا مگر اس کا فائدہ اٹھا گیا امریکہ اور روس اور یہ

بڑے شرم کی بات ہے

خدا تعالیٰ نے مسلمانوں سے یہ فرمایا تھا کہ اس زمین میں جو کچھ بھی پایا جاتا ہے خواہ یہ یورینیم ہو یا ایک ایسا ذرہ ہو جس سے تم شیشہ بناتے ہو تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں وہ تمام صلاحیتیں عطا کر دی ہیں کہ جن کے صحیح استعمال کے نتیجہ میں تم اس مادی دنیا میں زیادہ سے زیادہ دولت کما سکتے ہو اور پھر تدریج کا اصول بنایا یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نشوونما کی ذمہ داری تمہارے ماں باپ، تمہارے ماحول اور تمہارے نفسوں کے اوپر ڈال دی گئی ہے۔ تم ترقی کرو اور میرے انعامات کو حاصل کرتے چلے جاؤ۔

اب اس تمہید کے بعد میں اپنے بڑے اور چھوٹوں، مردوں اور عورتوں، بچوں اور بالغوں سے کہتا ہوں کہ وہ اپنے وقت کو ضائع نہ کریں۔ اور

محنت کی عادت

ڈالیں۔ محنت سے میری مراد صرف محنت کا وہ لفظ نہیں کہ جس کو میں بولتا ہوں تو ہمارے کان اس کی لہریں سنتے ہیں مگر نہ تو لوگ سمجھتے ہیں اور نہ کام کرنے کا عزم کرتے ہیں۔ محنت سے میری مراد اس تمہید کی روشنی میں یہ ہے۔ کہ ہم نے ہر اس صلاحیت پر جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بخشی ہے زیادہ سے زیادہ بوجھ ڈالنا ہے اور اچھے سے اچھے نتائج نکالنے ہیں۔ جب میں کوشش کا لفظ بولتا ہوں تو اس سے میری مراد یہ نہیں ہے کہ ہمیں دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کی ضرورت نہیں ہے دراصل دعا بھی ایک کوشش ایک تدبیر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فقرہ مجھ پر تو وجد طاری کر دیتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں (صحیح لفظ تو مجھے یاد نہیں مگر ان کا مفہوم یہی ہے کہ) دعا تدبیر ہے اور تدبیر دعا ہے۔ غرض دعا بھی ایک کوشش ہے البتہ یہ صحیح ہے کہ یہ روحانی کوشش ہے۔ مثلاً ہاتھ کی چار انگلیاں ہیں یہ علیحدہ علیحدہ ہوتی ہیں اور اگر ان میں سے دو کی نشوونما نہ ہو تو چار کی طاقت نہیں بنتی یعنی وہ نتیجہ نہیں نکلتا جو چاروں انگلیوں کے ملنے سے نکلتا ہے۔ اب اگر کسی کی صلاحیت کی چھوٹی انگلی جسمانی طور پر اور شہادت کی انگلی ذہنی طور پر ترقی کر گئی اور مضبوط ہو گئی اور بڑی طاقت ور بن گئی لیکن اگر بیچ کی دو انگلیوں نے اخلاقی اور روحانی طور پر ترقی نہیں کی یا ان میں کوئی نشوونما نہیں ہوئی تو ان انگلیوں کے ذریعہ گرفت کیسے ہوگی۔ جس شخص کی اس طرح کی انگلیاں ہوتی ہیں ہم اسے مفلوج کہتے ہیں

پس جن قوموں نے صرف مادی لحاظ سے اور ذہنی لحاظ سے ترقی کی ہے اسلام کی اصطلاح میں وہ قومیں مفلوج ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اخلاقی اور روحانی لحاظ سے ترقی نہیں کی لیکن وہ تو ناواقف ہیں۔ ان کو پتہ ہی نہیں۔ وہ اسلام کی تعلیم سے بے بہرہ ہیں۔ کسی نے ان کو قرآن کریم نہیں سکھایا۔ کسی نے اس کے معارف ان کے سامنے نہیں رکھے اس لئے اللہ تعالیٰ سے ان کا تعلق نہیں پیدا ہوا۔ وہ اس کے پیار کو نہیں پہچانتے کہ وہ کس طرح اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے۔ انہوں نے وہ نظارے دیکھے ہی نہیں وہ ایک حد تک معذور ہیں مگر جہاں تک صلاحیتوں کا تعلق تھا وہ معذور نہیں لیکن جہاں تک ماحول کا تعلق ہے وہ معذور ہیں۔ مگر کیا یہ معذرت آپ کی زبان سے نکل سکتی ہے؟ کیونکہ آپ کو تو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم جیسی عظیم کتاب عطا فرمائی ہے۔ آپ کو تو خدا تعالیٰ نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جیسا عظیم نور عطا فرمایا ہے اور آپ کے سامنے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو ایک عظیم اسوہ کے رکھا ہے لیکن دوسری قوموں کی آنکھ کے سامنے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جیسا کوئی اسوہ حسنہ نہیں ہے۔ اُن کے پاس تو قرآن کریم جیسی کوئی کتاب نہیں ہے۔ اُن کی ایک حد تک دنیوی لحاظ سے معذرت قبول ہو سکتی ہے۔ باقی یہ تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے وہ جانے ہمیں اس سے تعلق نہیں تاہم ہمارے دماغ بھی ایک حد تک اس معذرت کو قبول کر لیتے ہیں لیکن دُنیا کا کونسا دماغ ہے جو ایک مسلمان کی معذرت کو قبول کرے گا کوئی شخص نہیں جو اس کی معذرت قبول کرے اس لئے صرف دوسروں کو مفلوج کہہ دینے سے ہمیں کوئی فائدہ کوئی خوشی نہیں ہوتی۔ کیونکہ اگر ان کی دو انگلیاں کام کر رہی ہیں اور باقی دو مفلوج ہیں اور آپ کی ان سے آگے نکلنے کی صلاحیت اور بہتر ماحول رکھتے ہوئے بھی چاروں انگلیاں مفلوج ہیں تو پھر ان کے جلدی فالج کا ذکر ہمیں کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے؟ پھر تو ہم شاید اس بات کے قابل بھی نہ رہیں کہ ان کے لئے اپنے دل میں رحم کے جذبات پیدا کر سکیں کیونکہ ہماری حالت ان سے بھی زیادہ گری ہوئی ہے۔

پس جس رنگ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے اُس رنگ میں ہر احمدی کو محنت کرنی چاہیئے اور اپنی جدوجہد کو انتہا تک پہنچانا چاہیئے ہر فرد کی یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے صلاحیت کی شکل میں اُسے جو اصلی قوت اور اصلی دولت عطا فرمائی ہے اس سے وہ اپنے دائرہ صلاحیت کے اندر زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائے اگر آج پاکستان میں بسنے والے احمدی ہی اپنی صلاحیتوں کی نشوونما کو ان کی انتہا تک پہنچا دیں تو اسی سے ہمارے اس پیارے ملک کی کایا پلٹ جائے گی حالانکہ ہم بہت تھوڑے ہیں لیکن اگر ہم اپنی تھوڑی تعداد کے باوجود بھی اپنی صلاحیتوں کی نشوونما آخری حد تک پہنچا دیں جس کا مطلب یہ ہے کہ جو زیادہ سے زیادہ دولت ہر چہار لحاظ سے کسی کو مل سکتی ہے وہ ہمیں مل جائے تو

پاکستان کی دولت

میں اتنا اضافہ ہو جائے گا کہ دنیا کی کوئی اور طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گی لیکن ہم اگر وعظ تو سنتے ہیں مگر عمل نہ کریں اور اپنے اوقات کو ضائع کرتے رہیں اور ہمارے نوجوان جنہیں خدا تعالیٰ نے ذہن عطا فرمائے تھے وہ اپنے ذہنوں کو گھٹیا چھری کے ساتھ ذبح کرنے والے ہوں اور ہمارے وہ پیشہ ور دوست جنہیں اللہ تعالیٰ نے حسن عمل کی صلاحیت عطا فرمائی تھی وہ اس دنیا میں خوبصورتی اور حسن پیدا نہ کر سکیں تو پھر اللہ ہی حافظ ہے لیکن اگر ہم ایسا کر دیں تو پھر ہمارا ملک (اور پھر ساری دُنیا لیکن اس وقت میں اپنے ملک کی بات کر رہا ہوں۔ ویسے ہماری ذمہ داری ساری دُنیا کی خوشحالی کی ہے) دنیا کے امیر ترین ممالک میں سے ایک امیر ملک بن جائے گا۔ اسلئے کہ ہم تھوڑے ہیں لیکن اگر پاکستان کے سارے باشندے خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے غلبہ اسلام کی یہ ایک عظیم مہم جو دنیا میں جاری کی گئی ہے اس میں شامل ہو جائیں تو پھر میں کہوں گا کہ ہم ساری دُنیا سے آگے نکل جائیں گے۔ لیکن ہم احمدی جو اس مملکت کے شہری ہیں، ہماری تعداد گو بہت تھوڑی ہے لیکن اگر ہم اپنی نجات کی معراج کو پالیں یعنی ہماری قوتوں، ہماری استعدادوں اور ہماری صلاحیتوں کی نشوونما اپنے کمال تک پہنچ جائے تو ہمیں ہر پہلو سے اتنی دولت ملے! اتنی وافر دولت کہ ہمارے ملک کا نقشہ بدل جائے۔

پس اپنے نفسوں پر رحم کرتے ہوئے اور بنی نوع انسان سے محبت کا اظہار کرنے کے لئے تم خدا تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیتوں کی زیادہ سے زیادہ نشوونما کرو اور اپنے اپنے دائرہ استعداد کی آخری حدود پر کھڑے ہو کر تم اپنے رب سے یہ کہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اے ہمارے رب

تُو نے ہمیں انتہائی پیار سے صلاحیتیں دیں اور اُن کا ایک دائرہ مقرر فرمایا۔ پھر تُو نے ہمیں یہ توفیق بخشی کہ ہم درجہ بدرجہ آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں اب ہم اپنی حد پر پہنچ گئے ہیں۔ اب ہم اندر کی طرف منہ کرتے ہیں اور یہ دُعا کرتے ہیں کہ جس طرح تُو نے ہمیں ہمارے دائرہ استعداد اور صلاحیت میں انتہا تک پہنچنے کی توفیق عطا کر کے ہمیں نجات کی معراج تک پہنچایا ہے۔ اسی طرح تُو ہمیں یہ توفیق بھی عطا فرما کہ اب ہم زیادہ سے زیادہ بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

انصار اللہ توجہ فرمائیں

ہمارا زمانہ آخری زمانہ ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"ہمارے زمانے کو خدا اور اس کے رسول نے آخری زمانہ قرار دیا ہے اس لئے ہماری قربانیاں بھی آخری۔ (انتہائی) ہونی چاہئیں۔ ہمیں خدا تعالیٰ نے دُنیا کی اصلاح کے لئے چُنا ہے۔ اور ہم خدا تعالیٰ کی چیدہ جماعت ہیں۔ ہمیں دُنیا سے ممتاز اور علیحدہ رنگ میں رنگین ہونا چاہیئے۔"

ہمارے انصار اللہ بھائیوں کو چاہیئے کہ اپنے پیارے آقا حضرت المصلح الموعودؓ کے مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں اسلام کی ترقی کے لئے بے مثال قربانیاں پیش کریں۔ اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین فرماویں۔ کہ تحریک جدید کی تمام مالی تحریکات میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں اللہ تعالیٰ ہمارے کاموں میں برکت ڈالے۔ آمین۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ماہانہ رپورٹ کارگزاری

مرکز میں باقاعدگی کے ساتھ ماہانہ رپورٹ کارگزاری کا بھجوانا بہت ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر مرکز انصار اللہ کے بارہ میں مجالس کی مساعی کا علم نہیں ہو سکتا جن مجالس نے ابھی تک ماہ فتح / دسمبر ۱۳۵۰ ہش / ۱۹۷۱ء کی رپورٹ کارگزاری مرکز میں نہیں بھجوائی ان سے درخواست ہے کہ براہ کرم فوری طور پر رپورٹ بھجوائیں۔ اور آئندہ ایسا انتظام کریں کہ ماہ بماہ رپورٹ مرکز میں پہنچتی رہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا اور شکریہ

میرے بیٹے کیپٹن مجیب نصر اللہ مرحوم کی شہادت پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور بزرگان نے تحریری طور پر تعزیت فرمائی اور ہمارے اس غم میں ہمیں یاد فرمایا۔ اسی طرح ہمارے عزیزوں اور بھائیوں نے ہمدردی کے خطوط ارسال کئے ہیں۔ خاکسار آج کل بعارضہ دوران سر و کمزوری نظر بیمار ہے اس لئے تمام احباب کو فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہوں لہذا بذریعہ الفضل تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ میرے بیٹے اور دیگر شہداء کی قربانی کو قبول فرمائے (ممتاز نصر اللہ۔ لاہور)

یک روزہ پٹھیاں چوزے لیور کی خوراک اور ٹیکے ملنے کا پتہ

خلیل پولٹری فارم ربوہ

ریٹ

یک روزہ پٹھیاں نوے فی صد چن کر / ۳۰۰ روپیہ سینکڑہ
۳ فی صد زائد ۱۰۰۰ یا زائد بکنگ پر ۱۰ فی صد زائد
یک روزہ مرغ ۵۰ روپے سینکڑہ۔ (منیجر)

PIA

پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز نے ربوہ کے لوگوں کو اب ہوائی سفر کی سہولتیں دینے کے لئے ربوہ میں اپنی ایجنسی قائم کر دی ہے احباب جماعت اسٹیٹ بنک کی اجازت ویزا۔ اندرون و بیرون ملک سفر کے لئے پی آئی اے کے ٹکٹ اور دیگر سفری سہولیات ہم سے حاصل کریں

فون کے ذریعہ یا خط کے ذریعہ سے بھی ہر قسم کی سہولت مہیا کی جا سکتی ہے

ملک عبدالحفیظ منیجر احمد برادرز جی اے ایس ایجنٹ ربوہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی

جملہ ۸۴ کتب کا مکمل سیٹ

۲۳ جلدوں میں

ہدیہ ۲۶۰/ روپے علاوہ محصول ڈاک

نوٹ: جلد پنجم تا نہم اس وقت سٹاک میں ختم ہیں جو دوبارہ چھپ رہی ہیں طبع ہونے پر خریداران کو دی جائیں گی۔ ملنے کا پتہ:—

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

فون نمبر ۲۸۱

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ **تحریک جدید** ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں سالانہ چندہ ۲/ روپے (مینیجر)

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں (مینیجر)

ماہنامہ الفرقان سے متعلق

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی تحریک:

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے محاسن پر بہت عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے...... پس مخیر اور مستطیع احمدی احباب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے" سالانہ چندہ سات روپے (مینیجر)

حب اٹھرا رجسٹرڈ

مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا

مکمل کورس گیارہ تولہ ۲۰ روپے

فی تولہ ۲ روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ فون نمبر ۴۸۴۴

بالمقابل ایوان محمود ربوہ

قائدین کرام خدام الاحمدیہ کی فوری توجہ کے لئے

جن مجالس کے قائدین نے ابھی تک اپنے ہاں تجنید کا کام مکمل نہیں کیا ان کی خدمت میں التماس ہے کہ جلد از جلد یہ کام مکمل کر کے مرکز میں مکمل فہرست تجنید ارسال فرمائیں۔ اور اگر ان کے پاس مطبوعہ فارم نہ ہوں تو مرکز سے فوری طور پر طلب فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ (مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ)

درخواست دعا: میری والدہ (اہلیہ قریشی رشید احمد ارشد) آج کل لائل پور میں عارضہ قلب کے باعث علیل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (امین الرشید ہاشمی۔ کریم نگر۔ لائل پور)

مرض اٹھرا کا شافی علاج حب مفید اٹھرا چھ صد گولیاں ۲۰ روپے **ناصر دواخانہ ربوہ** فون ۶۳۴ بازار گول کچہری **لائل پور** فون نمبر ۲۰۸۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

ایک عظیم مبارک تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کو پورا کرنے کے لئے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کی جو عظیم مبارک تحریک جاری فرمائی تھی۔ الحمد للہ کہ وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے آگے سے آگے بڑھ رہی ہے اس تحریک کے دو مرحلے (جن میں ہر وعدہ کرنے والے نے اپنے وعدہ کا ساٹھ فی صد ادا کرنا تھا) گزر چکے ہیں۔ اور یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ نامساعد حالات کے باوجود بہت بڑی اکثریت نے اپنا تدریجی وعدہ پورا کر دیا ہے۔ اچھی خاصی تعداد میں اللہ تعالیٰ نے مخلصین کو سو فیصد ادائیگی کی بھی توفیق دے دی ہے۔ ان تمام باتوں کے باوجود اگر ایک شخص بھی بقایا دار رہ جائے تو ہمارا کام مکمل نہیں کہلا سکتا۔ پس میں ایسے احباب سے جو اپنی مجبوری کی وجہ سے وعدہ کا ساٹھ فی صد ادا نہ کر سکے ہوں التماس کرتا ہوں کہ وہ اب ادائیگی کر دیں۔ چاہے انہیں اپنے اوپر تنگی ہی کیوں نہ وارد کرنی پڑے جزاکم اللہ خیراً فی الدنیا والآخرۃ

ظہور احمد
سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ

حافظ کلاسز

قابل توجہ امرائے اضلاع جماعت ہائے احمدیہ

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے جماعتوں میں حافظ کلاسز کھولی گئی ہیں۔ ان میں تین کی گنجائش ہے۔ جو جماعتیں اپنے ہاں حافظ کلاس کھول سکتی ہیں وہ نظارت ہذا میں درخواست بھجوائیں۔ شرائط حسب ذیل ہیں:۔

اول: کم از کم پانچ ذہین لڑکے مہیا کئے جاویں

دوم: معلم حافظ کو دیہاتی جماعت کی صورت میں ۳۰/- روپے ماہوار اور شہری جماعت ہے تو ۴۰ روپے ماہوار ادا کرنے ہوں گے۔ نظارت ہذا کے ذمے الگ الاؤنس کی ادائیگی ہوگی دیہاتی کلاس کے ۳۰/- اور شہری کو ۴۰/- نظارت ادا کرے گی۔

سوم۔ معلم کی رہائش کا انتظام مقامی جماعت کے ذمہ ہوگا۔ اس بارہ میں امراء اضلاع خاص توجہ دیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی ۲۴ر جنوری۔ صدر بھٹو آج دو دن کے دورے پر ترکی روانہ ہو گئے تیسرے پہر سفر کے دوران مختصر وقت کے لئے تہران میں ٹھہرے جہاں پر شاہ ایران سے ملاقات ہوئی۔ صدر بھٹو مشرق وسطےٰ کے بعض ممالک میں بھی جائیں گے۔ آپ نے کہا میرے اس دورے کا مقصد یہ ہے کہ برصغیر کے موجودہ حالات کے بارہ میں پاکستان کے منصفانہ مؤقف کی حمایت حاصل کی جائے آپ نے کہا فوجی دباؤ کے بعد اب ہم پر سفارتی دباؤ ڈالا جا رہا ہے تاکہ ہم اپنے مؤقف کو بدل ڈالیں حالانکہ یہ امر واضح ہے کہ مشرقی پاکستان میں جب تک بھارتی فوجیں موجود ہیں ہم بامقصد بات چیت نہیں کر سکتے۔ اور برصغیر کی موجودہ خطرناک حالت میں اصلاح نہیں ہو سکتی۔

کراچی ۲۴ر جنوری۔ صدر بھٹو نے ترکی کے سفر پر روانہ ہونے سے پہلے آج یہاں ملک کے صنعت کاروں اور تاجروں کے ایک اجتماع سے خطاب کیا۔ اور ان سے تبادلہ خیالات کیا۔ آپ نے کہا ملک کی پیداوار اور مصنوعات میں تیزی سے اضافہ ہونا چاہیئے اس سلسلے میں مجھے صنعت کاروں کی مشکلات کا احساس ہے لیکن انہیں بھی بدلے ہوئے حالات کے تقاضوں کو پورا کرنا چاہیئے اور محنت کشوں کی جائز ضروریات اور مفاد کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ آپ نے ان سے اپیل کی کہ وہ اپنی غیر ملکی دولت کو اپنے ملک میں لائیں تاکہ وہ ملک کے کام آ سکے۔ آپ نے اعلان کیا کہ غیر ملکی زرمبادلہ ظاہر کرنے کی معیاد میں اب ۱۵ر فروری تک توسیع کر دی گئی ہے

آپ نے صنعت کاروں کے لئے خیرسگالی کے جذبات کا اظہار کرنے کے لئے ان کی درخواست پر تین صنعت کاروں یعنی لفٹیننٹ جنرل حبیب اللہ، سیٹھ داؤد اور فخر الدین ولیکا کو رہا کرنے کا بھی اعلان کیا۔

لاڑکانہ ۲۴ر جنوری۔ وزیر تعلیم مسٹر حفیظ پیرزادہ نے بتایا ہے کہ نئی تعلیمی پالیسی کا اعلان ۱۵ر فروری کو کر دیا جائے گا۔

درخواست دعا

میرے لڑکے محمد حمید الحق کو ایک سال سے دائیں پاؤں کی ایڑی میں درد ہوتا ہے چلنے پھرنے میں سخت تکلیف ہے احباب اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں نیز اگر کسی دوست کو اس کا علاج معلوم ہو تو مطلع فرما کر ممنون فرما دیں۔

(محمد عبد الحق مجاہد امرتسری احمدیہ مسجد بیرون بازار گنج مغلپورہ لاہور)

تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد دوم شائع ہو گئی

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ کی تاریخ جلد دوم اچھے کاغذ پر عمدہ لکھائی چھپائی کے ساتھ شائع ہو گئی ہے۔ یہ ضخیم جلد جو متعدد تصاویر سے بھی مزین ہے بعد از ہجرت ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۸ء تک کے حالات پر مشتمل ہے۔ قیمت فی نسخہ ۱۲ روپے ہے

جلد اول تو اکثر بہنوں نے گزشتہ جلسہ سالانہ پر خرید لی تھی اس سال ہنگامی حالات کی وجہ سے جلسہ ہی نہیں ہو سکا۔ اس لئے اب جلد دوم کی فروخت اور اشاعت کی ذمہ داری لجنات اماء اللہ کی عہدہ داران پر ہے۔ تمام عہدہ داران اپنی اپنی لجنہ کا جائزہ لے کر اطلاع دیں کہ کتنی تعداد میں وہ اسے خریدیں گی۔ اکٹھی کتاب لینے اور پیشگی قیمت ادا کرنے پر معقول کمیشن دیا جائے گا۔ جو بہنیں بذریعہ منی آرڈر قیمت بھجوائیں گی۔ انہیں وی پی کا خرچ بھی نہ دینا پڑے گا۔ انفرادی اور اجتماعی طور پر سب بہنیں اس کی اشاعت میں حصہ لیں تاکہ نئی نسل کی بچیاں اپنے بزرگوں کی خدمات سے واقف ہوں اور ان کے اندر بھی خدمت اور قربانی کا جذبہ پیدا ہو۔ بہنیں اور لجنات جلد اطلاع دیں کہ انہیں کتنی تعداد میں کتب بھجوائی جائے اور یہ کہ وہ رقم بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں گی یا وی پی کر دیا جائے

ضروری تصحیح

روزنامہ الفضل مورخہ ۲۲ر صلح ۱۳۵۱ ہش مطابق ۲۲ر جنوری ۱۹۷۲ء کے صفحہ ۳ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس افتتاحی خطاب کی پانچویں قسط شائع ہوئی ہے جو حضور نے خدام الاحمدیہ کے ۲۹ ویں سالانہ اجتماع کے موقع پر ۸ر اخاء ۱۳۵۰ ہش مطابق ۸ر اکتوبر ۱۹۷۱ء کو ربوہ میں فرمایا تھا۔ اس کے آخری کالم کی سطر ۵ تا ۷ میں ایک فقرہ سہو کتابت سے غلط شائع ہو گیا ہے۔ اصل فقرہ یوں ہے:۔

"بعض ایسے پیسے بھی ہیں جن کو شیطان کا ہاتھ لگ جاتا ہے۔ مثلاً رشوت میں لیا ہوا پیسہ ہے (وہ کوئی فرشتہ کے ہاتھ کا نکلا ہوا ہے؟)"

احباب اس کے مطابق تصحیح فرمالیں۔

(ادارہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴